بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

وطنِ عزیز ایک بار پھر مصائب و آلام کا شکار اور طرح طرح کی آفات میں گرفتار ہے ۔مہنگائی اور بیروزگاری نے پہلے ہی لوگوں کو درماندہ اور بے حال کر رکھا تھا ، اوپر سے طوفانوں اور سیلابوں نے رہی سہی کسر پوری کر دی ۔ ہر روز اخبارات میں یہی خبریں چھپتی رہیں اور روز ریڈیو سے یہی اعلان ہوتا رہا کہ اتنے گاؤں .. سیلاب کی نذر ہو گئے ۔ اتنے دیہات راوی اور چناب کا پانی بہا کر لے گیا، اتنے شہر اور اتنی بستیوں کو ندی نالوں کی سرکش موجیں بہا کر لے گئیں اور پنجاب بھر میں قیامت کا سماں پیدا ہو گیا ۔ لوگ اپنے وطن میں ہی غریب الدیار اور اپنے گھروں میں ہی بے گھر ہو کر رہ گئے ۔

سیلاب نے صرف مکانوں ہی کو زمیں بوس اور گھروندوں کو ہی پیوندِ خاک نہیں بنایا بلکہ لہلہاتے کھیتوں اور ہری بھری فصلوں کو بھی تباہ کر ڈالا اور بے شمار مویشی بھی اس کے تند و تیز تھپیڑوں کی نذر ہو گئے ۔

سنہ کے بعد مختصر وقفے میں دوسری مرتبہ پنجاب کو تباہی اور بربادی کا سامنا کرنا پڑا ۔ اور اس بات کے باوصف کہ دریاؤں کے پشتے زیادہ مضبوط اور زیادہ پختہ تھے ۔ اور حکومت ہر روز اپنی چوکسی اور ہوشیاری کے ڈھنڈورے پیٹ رہی تھی ... جب طوفان آیا تو سیمنٹ اور پتھروں کے مضبوط پشتے اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے اور وہ بندوں کو توڑتا ہوا ، بستیوں کو کچلتا ہوا اور دیہاتوں کو مسلتا ہوا

چلاگیا - اور حکومت کی چوکسی اور مستعدی اس کے سامنے ایک معمولی تنکے کی طرح اسکی راہ میں حائل نہ رہ سکی -

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے آزادی کے بعد اپنی تمام اقدار و روایات کو فراموش کر دیا - اور ہمیں ان معمولی باتوں کی بھی خبر نہ رہ سکی ، جنہیں کبھی ہمارے بچے بھی جانتے اور مانتے تھے ـــــ ہم نے مسلمان ہونے کے باوصف یہ فراموش کر دیا کہ طوفان، آفات اور مصائب صرف تغیراتِ زمانہ اور موسموں میں تفاوت اور فضاؤں اور ہواؤں میں اختلاف کی وجہ سے نازل نہیں ہوتے بلکہ ان کا حقیقی سبب انسانوں کی اپنی بداعمالیاں اور بدکرداریاں ہوتی ہیں - جو ان کی پیدائش اور نزول کا سبب بنتے ہیں - قرآن نے باربار ہمیں پکار پکار کر تبلایا ہے :

"ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس"

کہ "جتنی بھی تباہیاں اور بربادیاں انسانوں پہ نازل ہوتی ہیں، وہ ان کی اپنی بداعمالیوں کی بنا پر ہوتی ہیں -"

نیز فرمایا:

"ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم"

کہ "تمہارے مصائب و آلام کا سبب خود تمہارے اپنے برے اعمال ہیں -"

اور تیسری جگہ ارشاد فرمایا :

"فاذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا"

کہ "جب کبھی کسی بستی کی ہلاکت اور تباہی کے دن قریب آتے ہیں، تو اس بستی کے سربرآوردہ لوگ برائیوں اور بدکاریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کا عذاب ان کا مقدر بن جاتا ہے -"

. . . اور اسی طرح کے بیشمار مقامات پر رب ذوالجلال نے ہمیں باربار تنبیہ فرمائی اور ایک جگہ پہ اور زیادہ کھلے الفاظ میں ہمیں سمجھایا :

"اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون (باقی ص ۲۷)